معاشیات کا نفس مضمون

Subject Matter of Economics

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
01	حصہ الف کثیر الانتخابی سوالات	25
02	حصہ ب مختصر سوالات کے جوابات	27
	معاشی مسائل کی نوعیت	27
	پروفیسر رابنز کی معاشیات سے متعلق تعریف	27
	حاجات کی تعریف اور اقسام	27
	اہمیت کے اعتبار سے حاجات کے درجات	27
	افادہ، قدر، قیمت، کمیابی اور دولت کی تعریف	28
	معاشی حاجات کی خصوصیات	28
	معاشی اور غیر معاشی حاجات میں فرق	28
	اشیاء و خدمات کی تعریف	29
	دولت کی اقسام	29
	سرمایہ اور تعیشات کی تعریف	29
03	حصہ ج بیانیہ سوالات کے جوابات	30
	معاشیات کی مارشل کی پیش کردہ تعریف اور معاشیات کے	30
	معاشیات کا نفس مضمون معاشی مسئلہ کس طرح حل کیا جا سکتا ہے؟	31
	معاشی مسئلہ کیونکر پیدا ہوتا ہے؟	32
	معاشی مسئلہ کا حل رابنز کے مطابق ایک مخصوص طرز عمل	33
	مختصر نوٹ: اشیاء و خدمات، افادہ، قدر، قیمت، دولت	34
04	درسی کتاب کی مشق	37

www.3sabaq.com

حصہ الف کثیر الانتخابی سوالات

دیئے ہوئے ممکنہ جوابات میں سے ہر ایک کے لیے درست جواب کا انتخاب کیجئے۔

1- انسانی احتیاجات ہوتی ہیں:

(الف) محدود (ب) کم (ج) بے شمار (د) پرکشش

2- معاشیات ایک علم ہے:

(الف) سماجی (ب) معاشی (ج) اقتصادی (د) ثقافتی

3- بابائے معاشیات کہا جاتا ہے:

(الف) پروفیسر الفریڈ مارشل کو (ب) پروفیسر اروِنگ فشر کو (ج) پروفیسر رابنز کو (د) پروفیسر آدم اسمتھ کو

4- پروفیسر آدم اسمتھ کی مشہور کتاب کا نام ہے:

(الف) سرمایہ، دولت (ب) اقوامِ دولت (ج) سرمایہ، دولت اور اقوام (د) دولت برائے دولت

5- مشہور کتاب "سرمایہ" لکھی ہے:

(الف) کارل مارکس (ب) لینن (ج) رابنز نے (د) فشر

6- کسی شے کی قلت کہلاتی ہے:

(الف) قیمت (ب) کمیابی (ج) قدر (د) افادہ

7 دولت کی اقسام ہوتی ہیں:

(الف) تین (ب) چھ (ج) نو (د) بارہ

8- پوری دنیا کے لیے استعمال ہونے والے وسائل کو کہتے ہیں:

(الف) شخصی دولت (ب) قومی دولت (ج) عالمی دولت (د) ملکی دولت

9- پوری قوم کی مشترکہ ملکیت کو کہتے ہیں:

(الف) قومی دولت (ب) ملکی دولت (ج) شخصی دولت (د) عالمی دولت

10- کسی شے کی قدر کو زر کی صورت میں ظاہر کرنے کو کہتے ہیں:

(الف) سرمایہ (ب) قیمت (ج) افادہ (د) دولت

11- آدم اسمتھ کے پیروکاروں کے نزدیک بھی معاشیات کا علم ہے:

(الف) معاشی ترقی (ب) سرمایہ (ج) دولت (د) معاشی خوشحالی

12- اہمیت کے اعتبار سے حاجات کو درجات میں تقسیم کیا جاتا ہے:

(الف) دو (ب) تین (ج) چار (د) پانچ

13- سونا، چاندی اور نقد رقم کو کہتے ہیں:

(الف) کمیابی (ب) افادہ (ج) قیمت (د) دولت

14- حاجات کی اقسام ہوتی ہیں:

(الف) دو (ب) چار (ج) چھ (د) آٹھ

15- کسی شے میں موجود وہ قوت جس سے دوسری اشیاء حاصل کی جاسکتی ہیں کہلاتی ہے:

(الف) قدر (ب) کمیابی (ج) افادہ (د) قیمت

جوابات

(1) ج	(2) الف	(3) د	(4) ب	(5) الف
(6) ب	(7) الف	(8) ج	(9) الف	(10) ب
(11) ج	(12) ب	(13) د	(14) الف	(15) الف

حصہ ب مختصر جواب کے سوالات

سوال نمبر 1: معاشی مسائل کی نوعیت بیان کیجیے نیز الفریڈ مارشل کی معاشیات کی دی ہوئی تعریف لکھیے۔

جواب: معاشی مسائل کی نوعیت:

ہر انسان کو دنیا میں بے شمار معاشی مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے وہ معاشی مسائل مندرجہ ذیل ہیں:

(1) انسانی خواہشات بے شمار ہیں۔

(2) خواہشات کو پورا کرنے کے لیے وسائل بہت محدود ہیں۔

(3) ان وسائل کا تعین کرنا مشکل ہے۔

مارشل کی پیش کردہ تعریف:

الفریڈ مارشل نے معاشیات کی تعریف ان الفاظ میں بیان کی ہے۔

"معاشیات میں انسان کے ان افعال کا مطالعہ کیا جاتا ہے جن کا تعلق روزمرہ معاملات سے ہے۔"

سوال نمبر 2: معاشیات کی تعریف پروفیسر رابنز کے الفاظ میں تحریر کیجیے۔

جواب: پروفیسر رابنز کی معاشیات سے متعلق تعریف:

پروفیسر رابنز نے معاشیات کی تعریف درج ذیل الفاظ میں بیان کی ہے کہ:

"معاشیات میں انسان کے اُس طرزِ عمل کا مطالعہ کیا جاتا ہے جو لامحدود خواہشات اور محدود وسائل کے باعث اختیار کیا جاتا ہے۔ جبکہ ذرائع مختلف طور پر استعمال ہو سکتے ہوں"۔

سوال نمبر 3: حاجات کی تعریف اور اس کی اقسام مختصر بیان کیجیے۔

جواب: حاجات:

"انسان کی بنیادی ضروریات کو حاجات کہتے ہیں۔"

حاجات کی اقسام:

حاجات کی مندرجہ ذیل دو اقسام ہوتی ہیں۔ 1۔ معاشی حاجات 2۔ غیر معاشی حاجات

سوال نمبر 4: اہمیت کے اعتبار سے حاجات کو کتنے درجات میں تقسیم کیا جاتا ہے؟

جواب: اہمیت کے اعتبار سے حاجات کے درجات:

اہمیت کے اعتبار سے حاجات کو درج ذیل تین درجات میں تقسیم کیا جاتا ہے:

1۔ ضروریات 2۔ آسائشات 3۔ تعیشات

ضروریات ایسی حاجات ہوتی ہیں جن کے بغیر انسانی زندگی کا تصور ممکن نہیں۔ جبکہ آسائشات ایسی حاجات ہوتی ہیں جن کے بغیر انسانی زندگی گزاری تو جاسکتی ہے لیکن اگر یہ حاجات میسر آجائیں تو انسانی زندگی اور زیادہ آسان ہو جاتی ہے۔ ان دونوں کے علاوہ تعیشات ایسی حاجات ہوتی ہیں جو اگر میسر نہ بھی ہوں تو بھی اچھی زندگی گزاری جاسکتی ہے لیکن اگر یہ حاجات میسر آجائیں تو انسان کی قوت کارکردگی میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

سوال نمبر 5: افادہ، قدر، قیمت، کمیابی اور دولت کی تعریف ایک ایک جملے میں کیجیے۔

جواب: افادہ: "افادہ کسی شے میں موجود وہ طاقت ہوتی ہے جو انسانی حاجات کو پورا کرتی ہے۔"

قدر: "قدر کسی شے میں موجود وہ قوت ہے جس کے باعث دوسری اشیاء حاصل کی جاسکتی ہیں"

قیمت: " کسی شے کی قدر کو زر کی صورت میں ظاہر کرنے کو قیمت کہتے ہیں"

کمیابی: " کسی شے کی قلت کمیابی کہلاتی ہے"

دولت: "دولت سے مراد ایسی اشیاء ہوتی ہیں جن اشیاء میں افادہ، کمیابی اور انتقال پذیری کے اوصاف موجود ہوتے ہیں۔ مثلاً سونا، چاندی اور نقد رقم وغیرہ"

سوال نمبر 6: معاشی حاجات کی چار خصوصیات تحریر کیجیے۔

جواب: معاشی حاجات کی خصوصیات:

معاشی حاجات کی چار خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ معاشی حاجات بار بار محسوس ہوتی ہیں۔

2۔ معاشی حاجات بے شمار ہوتی ہیں۔

3۔ معاشی حاجات آپس میں مقابلہ کرتی ہیں۔

4۔ معاشی حاجات متبادل اشیاء سے پوری ہوتی ہیں۔

سوال نمبر 7: معاشی حاجات اور غیر معاشی حاجات میں فرق لکھیے۔

جواب: معاشی حاجات اور غیر معاشی حاجات میں فرق:

معاشی حاجات اور غیر معاشی حاجات میں فرق مندرجہ ذیل ہے:

معاشی حاجات

1۔ معاشی حاجات کو پورا کرنے کے لیے مادی اشیاء اور خدمات کی ضرورت ہوتی ہے۔

2۔ معاشی حاجات نقد رقم سے پوری ہوتی ہیں۔

3۔ معاشی حاجات میں خوراک، لباس اور مکان وغیرہ شامل ہیں۔

غیر معاشی حاجات

1۔ غیر معاشی حاجات کو پورا کرنے کے لیے مادی اشیاء اور خدمات کی ضرورت نہیں ہوتی۔

2۔ غیر معاشی حاجات کو پورا کرنے کے لیے کسی قسم کی رقم کی ضرورت نہیں ہوتی۔

3۔ غیر معاشی حاجات میں ہوا، پانی اور دھوپ وغیرہ شامل ہیں۔

سوال نمبر8: معاشیات کی اصطلاح میں اشیاء اور خدمات کی تعریف کیجیے۔

جواب: اشیاء اور خدمات کی تعریف:

معاشیات کی اصطلاح میں اشیاء اور خدمات کی تعریف حسب ذیل ہے:

اشیاء: " ایسی مادی اشیاء جن میں افادہ موجود ہو اور وہ انسانی ضروریات کو پورا کرتی ہوں، اشیاء کہلاتی ہیں۔ مثلاً کرسی، کاپی اور کتاب وغیرہ۔"

خدمات: " افرادی محنت و مشقت کو خدمات کہتے ہیں، خدمات بھی انسانی ضروریات کو پورا کرتی ہیں۔ مثلاً ڈاکٹر، استاد، انجینئر وغیرہ"

سوال نمبر9: دولت کی کتنی اقسام ہوتی ہیں؟ نام لکھیے۔

جواب: دولت کی اقسام:

دولت کی تین اقسام ہوتی ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ ذاتی دولت 2۔ شخصی دولت 3۔ قومی دولت

ذاتی دولت میں گاڑی، بنگلہ جبکہ شخصی دولت میں استاد کا علم اور قومی دولت میں سوئی گیس، پیٹرول اور معدنیات وغیرہ شامل ہیں۔

سوال نمبر10: سرمایہ اور تعیشات کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: سرمایہ:

"دولت کا وہ حصہ جو مزید پیدائش دولت کے لیے صرف کیا جاتا ہے، سرمایہ کہلاتا ہے۔"

تعیشات:

"نمود و نمائش کا اظہار تعیشات کہلاتا ہے۔"

حصہ ج تفصیلی سوالات کے جوابات

سوال نمبر 1: مارشل کی تعریف وضاحت سے بیان کیجیے اور معاشیات کے مطالعہ کی اہمیت بیان کیجیے۔

جواب: مارشل کی معاشیات کی تعریف:

پروفیسر الفریڈ مارشل نے معاشیات کی تعریف درج ذیل الفاظ میں بیان کی ہے کہ:

"معاشیات میں انسان کے ان افعال کا مطالعہ کیا جاتا ہے جن کا تعلق روزمرہ معاملات سے ہے یہ علم انسان کی انفرادی اور اجتماعی کوششوں کے اس حصے کا جائزہ لیتا ہے جس کا اس چیز سے گہرا تعلق ہے کہ خوشحال زندگی کے مادی لوازمات کس طرح حاصل کیے جاتے ہیں اور انہیں کس طرح استعمال کیا جاتا ہے۔ پس معاشیات ایک طرف تو دولت کا علم ہے تو دوسری طرف خود انسانی زندگی کے ایک پہلو کا۔"

معاشیات کے مطالعہ کی اہمیت (Importance of the Study of Economics):

معاشیات کے مطالعہ کی اہمیت کو درج ذیل نکات سے واضح کیا جاتا ہے:

1۔ اگر ہم اشیاء کی قیمتوں کے اُتار چڑھاؤ، افراطِ زر، تجارتی پالیسیاں، بینک کا نظام اور قومی آمدنی جیسے اہم مسائل کو سمجھنا چاہیں تو اس سلسلے میں معاشیات ہی ہماری رہنمائی کرتا ہے۔

2۔ اگر ہم ثقافتی پہلو کو سمجھنا چاہیں تو معاشیات ہی اس سلسلے میں ہماری رہنمائی کرتا ہے۔

3۔ اگر ہم معاشی نظام کو سمجھنا چاہیں، اس کی خرابیاں اور ان خرابیوں سے معاشی نظام کو پاک کرنا چاہیں تو ہمیں اس سلسلے میں بھی معاشیات کا مطالعہ ہی کرنا ہوگا۔

معاشیات کے فوائد (Advantages of Economics):

معاشیات کے فوائد مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ معاشیات کے ذریعے ایک عام صارف اپنی محدود آمدنی کو اس طرح خرچ کرتا ہے کہ اسے زیادہ سے زیادہ تسکین حاصل ہو جاتی ہے۔

2۔ معاشیات کے ذریعے ہی غربت کے خاتمے پر توجہ مرکوز کی جاسکتی ہے اور ملکی معیشت کو ترقی کی راہ پر گامزن کیا جاسکتا ہے۔

3۔ ٹیکس نافذ کرتے وقت اس بات کا خصوصی خیال رکھا جاتا ہے کہ ٹیکس کا بوجھ غریب عوام پر نہ پڑے۔

4۔ پسماندہ اور غیر ترقی پذیر ممالک کو معاشیات کی بدولت ہی معاشی ترقی حاصل ہوتی ہے۔

5۔ معاشیات کے ذریعے معاشی منصوبہ بندی کی جاتی ہے۔

6۔ ایک کامیاب تاجر اور صنعت کار بننے کے لیے معاشیات کا مطالعہ بہت ضروری ہے۔

7۔ عوام کے معاشی مسائل کو سمجھنے کے لیے حکمران کا معاشیات کے علم سے آشنا ہونا انتہائی ضروری ہوتا ہے۔

مختصراً ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ کسی ملک کے معاشی نظام کو سمجھنے کے لیے اور انہیں حاصل کرنے کے لیے معاشیات کے مطالعے کی ضرورت ہوتی ہے۔ معاشی نظام میں اشیاء کی قیمتوں کے اُتار چڑھاؤ، افراط زر، تفریط زر، نظام بینکاری اور تجارتی پالیسیوں سمیت قومی آمدنی وغیرہ شامل ہوتی ہیں۔

سوال نمبر 2: معاشیات کا نفسِ مضمون بیان کیجئے اور یہ بھی بتایئے کہ معاشی مسئلہ کس طرح حل کیا جاسکتا ہے؟

جواب: معاشیات کا نفسِ مضمون (Subject Matter of Economics):

معاشیات کا نفسِ مضمون پروفیسر الفریڈ مارشل نے اپنے الفاظ میں یوں بیان کیا ہے کہ:

"انسان کی انفرادی و اجتماعی کوششوں کے ذریعہ مادی لوازمات فراہم کر کے معاشی ترقی اور خوشحالی میں زیادہ سے زیادہ اضافہ کیا جائے۔"

جبکہ پروفیسر رابنز نے معاشیات کا نفسِ مضمون کچھ اس طرح بیان کیا ہے کہ:

"معاشیات کا اصل مقصد انسان کی محدود خواہشات کو لامحدود ذرائع سے پورا کرنا ہے۔"

پروفیسر رابنز نے ایک تجویز یہ بھی پیش کی ہے کہ جب انسان کی لامحدود خواہشات کو پورا کرنے کے لیے وسائل محدود ہوں تو اس صورت میں کسی بھی شخص کو ایک مخصوص طرزِ عمل اختیار کرنا چاہیے تاکہ وہ اپنے معاشی مسئلے کو با آسانی حل کر سکے۔ اس کی مثال یوں ہے کہ ایک شخص کے پاس محدود رقم ہے اور وہ اس محدود رقم سے دو اشیاء خریدنا چاہتا ہے لیکن اس کے پاس رقم اتنی محدود ہے کہ وہ ایک ہی شے خریدنے کے قابل ہے تو وہ ایک ایسا طرزِ عمل اختیار کرے گا کہ جس سے وہ دونوں اشیاء با آسانی خرید سکے گا اور اس کی رقم بھی پوری ہو جائے گی لیکن فرق صرف اتنا ہوگا کہ وہ اشیاء کی کم مقدار خریدے گا۔ رابنز کے نزدیک یہ دراصل معاشیات کا نفسِ مضمون ہے جو کہ کوئی بھی شخص محدود وسائل اور لامحدود خواہشات کے درمیان کسی خاص طرزِ عمل کو اختیار کرتا ہے۔

معاشی مسائل کا حل:

اگر معاشی مسائل کو حل کرنا مقصود ہو تو درج ذیل نکات پر عمل کر کے معاشی مسائل کو حل کیا جاسکتا ہے:

1۔ ہر معاشی نظام مکمل طور پر عاملین پیدائش سے پورا پورا فائدہ اٹھائے تاکہ بیروزگاری کے مسئلے پر قابو پایا جاسکے۔

2۔ چونکہ انسانی خواہشات کے مقابلے میں پیداواری ذرائع محدود ہوتے ہیں اس لیے انتہائی سوچ سمجھ کر یہ فیصلہ کرنا پڑتا ہے کہ کس شے کی پیداوار نسبتاً زیادہ ہے اور کس کی کم؟ گو کہ ملکی ذرائع کو مختلف اشیاء کی پیداوار کے لیے مختص کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے اور اس مسئلے کو قیمتوں کے نظام سے حل کیا جاتا ہے۔

3۔ معاشی نظام کا ایک اور مسئلہ یہ ہوتا ہے کہ اشیاء کی پیدائش کے لیے وہ کون سا طریقہ اختیار کیا جائے جس میں لاگت کم اور منافع زیادہ سے زیادہ ہو۔ لہٰذا یہ مسئلہ نظریہ پیداوار سے حل کیا جاتا ہے۔

4۔ معاشی نظام کا یہ بھی ایک اہم مسئلہ ہوتا ہے کہ تیار شدہ اشیاء افراد میں کیسے تقسیم کی جائیں؟ اس مسئلے کو نظریہ تقسیم دولت سے حل کیا جاتا ہے۔

5۔ معاشی نظام کا ایک اور اہم مسئلہ یہ ہوتا ہے کہ اس بات پر غور کیا جاتا ہے کہ کسی ملک کی اشیاء پیدا کرنے کی صلاحیت سالہا سال بڑھ

رہی ہے یا ایک ہی سطح پر رکی ہوئی ہے۔ اگر یہ صلاحیت مسلسل بڑھ رہی ہو تو اس ملک کا معیار زندگی بلند ہوگا اور اگر ایک جگہ پر رک گئی ہو تو وہاں کے لوگ خوشحال زندگی نہیں گزار سکتے لہٰذا اس مسئلے کو نظریہ معاشی ترقی سے حل کیا جاتا ہے۔

سوال نمبر 3: معاشی مسئلہ کیوں کر پیدا ہوتا ہے؟

جواب: معاشی مسئلہ:

انسان کو دنیا میں ابتداء سے ہی بے شمار معاشی مسائل کا سامنا رہا ہے۔ معاشی مسائل اس وقت پیدا ہوئے جب انسان کی خواہشات بے شمار ہونے لگیں اور ان خواہشات کی تسکین کے لیے ذرائع بہت ثابت ہوئے۔ انسانی خواہشات بڑھنے اور ان خواہشات کی تسکین کے لیے جب ذرائع محدود ہوئے تو بے شمار مسائل نے جنم لیا ان معاشی مسائل کی نوعیت درج ذیل ہے:

معاشی مسائل کی نوعیت (The Nature of Economics Problems):

معاشی مسائل کی نوعیت کچھ اس طرح سے ہے:

1۔ انسانی خواہشات بے شمار ہیں۔

2۔ اگر ان خواہشات کو تسکین دینا چاہیں تو ان کے لیے وسائل بہت محدود ہیں۔

3۔ اب سوال یہ جنم لیتا ہے کہ ان محدود وسائل کا تعین کس طرح کیا جائے؟

1۔ بے شمار خواہشات (Un-Limited Wants):

انسانی خواہشات بے شمار ہیں جو انسانی زندگی کے ساتھ ساتھ رواں دواں رہتی ہیں۔ دنیا میں کسی بھی شخص کی تمام حاجات کی تسکین ہونا ناممکن ہے، اسکی وجوہات یہ ہیں کہ آئے دن انسانی خواہشات میں تبدیلی وقوع پذیر ہوتی رہتی ہے۔ ایک خواہش پوری ہو جائے تو دوسری نئی خواہش پیدا ہو جاتی ہے دوسری خواہش پوری ہو جائے تو تیسری خواہش پیدا ہو جاتی ہے اور اس طرح خواہشات کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ قائم ہو جاتا ہے جو انسانی زندگی کے آخری لمحات تک اس کے ساتھ ساتھ رہتا ہے۔ لہٰذا خواہشات لامحدود ہونے کی وجہ سے معاشی مسئلہ پیدا ہوتا ہے جس کو حل کرنے کے لیے ایک مخصوص طرز عمل اختیار کرنے کی ضرورت پڑتی ہے یہ مخصوص طرز عمل اختیار کرنے کی وجہ ہمارے موجودہ وسائل کی قلت ہے۔

2۔ محدود وسائل (Limited Resources):

محدود وسائل کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ انسانوں کے پاس وسائل کی قلت ہے وسائل قدرتی ہوں یا مصنوعی دونوں طرح کے وسائل انسان کی دسترس میں موجود ہیں لیکن انسانی خواہشات اس قدر بڑھ چکی ہیں کہ اب قدرتی اور مصنوعی دونوں طرح کے ذرائع انسانی خواہشات کی تکمیل نہیں کر سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ معاشیات میں محدود وسائل کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ انسانی وسائل، انسانی مجموعی طلب کے مقابلے میں کم ہیں اور ان کی قلت اور کمیابی معاشی مسئلہ پیدا کر رہی ہے۔ معاشی مسائل کا تعلق محدود وسائل کو پیداوار کے لیے مخصوص کرنے کے طریقے سے بھی ہے۔

3۔ قدرتی وسائل (Natural Resources):

قدرتی ذرائع میں زمین، پانی، آب وہوا، معدنیات اور جنگلات وغیرہ شامل ہیں۔ جبکہ مصنوعی ذرائع میں مشینیں، آلات، اوزار، سڑکیں اور پل وغیرہ شامل ہیں۔ ان کے علاوہ ہمارے پاس افرادی وسائل بھی موجود ہیں جن میں ڈاکٹر، انجینئر، رائٹرز، معلم اور ہنر مند طبقہ

شامل ہیں۔ یہ تمام وسائل ہرگز کم نہیں ہیں لیکن ضرورت وطلب کے مقابلے میں کم ہیں لہٰذا پیداوار کے تعین میں انتہائی سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا چاہیے تاکہ محدود وسائل کے استعمال سے زیادہ سے زیادہ تسکین وافادہ حاصل ہو معاشی مسائل کی نوعیت حالات کے مطابق متغیر رہتی ہے لہٰذا ماہرین معاشیات کا یہ فریضہ ہے کہ وہ ان تمام مسائل کو حالات و وسائل کے مطابق حل کرنے کی کوشش کریں اس کے لیے موجودہ وسائل کا مناسب تعین ضروری ہے۔

سوال نمبر4. رابنز کے مطابق معاشی مسئلہ کا حل ایک مخصوص طرز عمل ہوتا ہے۔ کیا آپ اس سے اتفاق کرتے ہیں؟

جواب: معاشی مسئلے کا حل ایک مخصوص طرز عمل:

پروفیسر رابنز نے معاشیات کی تعریف یوں بیان کی ہے کہ:

"معاشیات میں انسان کے اس طرز عمل کا مطالعہ کیا جاتا ہے جو خواہشات کے بے شمار ہونے اور ذرائع کے محدود ہونے کی بناء پر اختیار کیا جاتا ہے جبکہ ذرائع مختلف طور پر استعمال ہو سکتے ہوں۔ رابنز کی معاشیات کی اس تعریف سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ انسانی خواہشات بے شمار ہیں جبکہ ان خواہشات کو پورا کرنے کے لیے ذرائع بہت محدود ہیں۔ لہٰذا اس صورتحال کا سامنا کرنے کے لیے ایک ایسا مخصوص عمل اختیار کیا جاتا ہے جس سے معاشی مسئلہ کو حل کیا جاسکتا ہے۔

فرض کیجیے کہ کسی شخص کا بچہ بیمار ہے اور اس کے پاس اتنی محدود رقم ہے کہ اس رقم سے وہ شخص یا تو بچے کا علاج کرواسکتا ہے یا پھر بچے کے لیے کھلونے خرید سکتا ہے۔ اب یہ ایک ایسی صورتحال پیدا ہوگئی ہے کہ وہ شخص بچے کا علاج کروائے یا بچے کے لیے کھلونے خریدے ان دونوں میں سے ایک کام پر اسے رقم خرچ کرنی ہے اس صورت میں وہ شخص بچے کے لیے کھلونے خریدنے کے بجائے اس کا علاج کروائے گا کیونکہ اس وقت بچے کو کھلونوں سے زیادہ علاج کی ضرورت ہے۔ لہٰذا وہ شخص علاج کو کھلونوں پر ترجیح دے گا اور اپنے بچے کا علاج کروائے گا۔ یہ جو صورتحال پیش کی گئی ہے اس میں ایک شخص کے مالی حالات کا جائزہ لیا گیا ہے اور پھر اس شخص کو اس طرح دکھایا گیا ہے کہ اس کا بچہ بیمار ہے اور دوسری طرف اسے بچے کے لیے کھلونے خریدنے ہیں لیکن بچے کے والد کی مالی حالت ایسی ہے کہ وہ دونوں میں سے ایک کام ہی کر سکتا ہے لہٰذا بچے کا والد اس کا علاج کرواتا ہے۔ یہ جو مخصوص طرز عمل اس شخص نے اختیار کیا ہے اسی طرز عمل کا ذکر پروفیسر رابنز نے کیا ہے۔

ہم پروفیسر رابنز کے پیش کردہ اس مخصوص طرز عمل سے اتفاق کرتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ رابنز نے ایک ایسا مخصوص طرز عمل بیان کیا ہے جس کے ذریعے عارضی طور پر کسی بھی شخص کا معاشی مسئلہ حل ہوسکتا ہے اگر یہ مخصوص طرز عمل نہ ہو تو عارضی طور پر بھی کسی شخص کا مسئلہ حل نہیں ہوسکتا کیونکہ اس صورت میں کوئی بھی شخص اپنے محدود وسائل سے لامحدود خواہشات کی تسکین حاصل نہیں کرسکتا۔ اگر یہ مخصوص طرز عمل نہ ہوتا تو ہر شخص اپنے اپنے طور پر معاشی مسائل کو حل کرنے کی کوشش کرتا اور اسے وہ افادہ حاصل نہ ہوتا جو اس مخصوص طرز عمل کے اختیار کرنے سے اسے حاصل ہوتا ہے۔ اس مخصوص طرز عمل کو اختیار کرنے سے کسی شخص کو یہ فائدہ ہو جاتا ہے کہ وہ یہ سوچتا ہے کہ میرے معاشی مسئلہ کو حل کرنے کے لیے کون سی شے زیادہ اہم ہے اور کون سی شئے غیر اہم ہے جو شے اس کے لیے اہم ہوتی ہے اس پر وہ شخص اپنی محدود رقم خرچ کر لیتا ہے اور جو غیر اہم ہوتی ہے اسے وہ شخص چھوڑ دیتا ہے اس طرح اسے اہم شئے سے زیادہ سے زیادہ افادہ حاصل ہو جاتا ہے۔

سوال نمبر 5: مندرجہ ذیل پر مختصر نوٹ لکھیے۔

ا. اشیاء اور خدمات 2۔ افادہ 3۔ قدر 4۔ قیمت 5۔ دولت

جواب: 1۔ اشیاء اور خدمات (Goods and Services):

وہ تمام چیزیں جو اپنے اندر افادہ (Utility) رکھتی ہوں اور جن سے کسی انسانی ضرورت کو تسکین دی جا سکے اشیاء کہلاتی ہیں مثلاً پانی پینے سے پیاس بجھ جاتی ہے، کھانا کھانے سے بھوک مٹ جاتی ہے، چائے پینے سے جسم توانا ہو جاتا ہے۔ بالکل اسی طرح قلم سے انسان کے لکھنے کی ضرورت کی تکمیل ہوتی ہے، کتاب پڑھنے سے انسانی روح کی تسکین ہو جاتی ہے۔ بہت سی مصنوعات انسانی ضرورت کو پورا کرتی ہیں جیسے کہ موبائل فون وغیرہ۔

وہ افرادی کوششیں جن سے انسانی احتیاجات کی تسکین ہوتی ہے خدمات کہلاتی ہیں مثلاً استاد طالب علموں کو پڑھاتا ہے۔ ڈاکٹر مریضوں کا علاج کرتا ہے، صحافی اور راقم اپنی اپنی قلم سے مصنوعات تیار کرتے ہیں۔ مختلف کال سینٹرز کے نمائندگان لوگوں کو مختلف خدمات فراہم کرتے ہیں۔ پروفیسر طالب علموں کی علمی قابلیتوں کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ گلوکار اپنی آواز کے ذریعے لوگوں کو تفریح کا سامان مہیا کرتے ہیں، افراد کی یہ تمام کوششیں خدمات کہلاتی ہیں۔

بعض اشیاء کی رسد ان کی طلب کے مقابلے میں زیادہ ہوتی ہے اس۔ لیے انہیں غیر معاشی اشیاء کہتے ہیں۔ سورج کی روشنی، دریا کا پانی اور ہوا وغیرہ غیر معاشی اشیاء ہیں۔ بالکل اسی طرح بعض خدمات بھی ایسی ہوتی ہیں جن کے حصول کے لیے معاوضہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی ہے جیسے کہ والدین کی محبت، استاد کی شفقت اور بیوی کا خلوص وغیرہ ایسی خدمات ہیں جنہیں غیر معاشی خدمات کہتے ہیں۔

2۔ افادہ (Utility):

کسی شے کی پوشیدہ قوت جس سے انسان کی کسی خواہش کی تسکین ہوتی ہو افادہ (Utility) کہلاتی ہے۔ جیسے کہ روٹی اور چاول سے بھوک ختم ہوتی ہے، چائے، نسوار اور گٹکا وغیرہ یوں تو نشے کے زمرے میں آتے ہیں لیکن ان سے بھی انسانی احتیاجات کی تسکین ہوتی ہے۔ پانی سے پیاس بجھتی ہے، روٹی میں گندم اور مکئی دونوں ہی شامل ہیں لیکن گندم کی روٹی کھانے سے جلد بھوک ختم ہو جاتی ہے جبکہ مکئی کی روٹی کھانے سے وہ تسکین نہیں ہوتی جو کہ گندم کی روٹی کھانے سے ہوتی ہے لہٰذا گندم کی روٹی میں مکئی کی روٹی کی نسبت زیادہ افادہ ہوتا ہے۔ بیماری کی صورت میں دوائیاں بھی تسکین کا باعث بنتی ہیں۔

بظاہر تو افادہ، فائدے کی معنی میں استعمال ہوتا ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ ہر بار انسان کو فائدہ ہی حاصل ہو بلکہ کبھی کبھار افادے سے نقصان بھی پہنچ سکتا ہے۔ زیادہ تر افادہ کے معنی فائدے میں ہی استعمال ہوتے ہیں کیونکہ اس سے انسانی احتیاجات کی تسکین ہوتی ہے۔ جیسے کہ سگریٹ نوشی انسانی صحت کے لیے مضر ہے لیکن ایک شخص جو سگریٹ نوشی کا عادی ہو اس کے لیے اس میں بھی افادہ ہوتا ہے۔ افادہ تین قسم کا ہوتا ہے:

(الف) افادۂ شکل (ب) افادۂ مقامی (ج) افادۂ وقت

(الف) افادۂ شکل: کسی شے کی شکل وصورت تبدیل کر کے اس میں افادہ پیدا کیا جائے تو اسے افادۂ شکل کہا جاتا ہے۔ لکڑی کی شکل تبدیل کر کے اسے فرنیچر بنا دیا جائے۔ دھاگے کی شکل تبدیل کر کے اسے کپڑا بنا دیا جائے۔ کپڑے پر کڑھائی وغیرہ کا کام کیا جائے۔

(ب) افادۂ مقامی: کسی شئے کی جگہ یا مقام تبدیل کر دینے سے بھی افادہ پیدا ہو جاتا ہے۔ جیسے دریا کے کنارے ریت غیر معاشی شے ہے لیکن جب اسے شہر منتقل کر دیا جائے اور عمارتوں کی تعمیر میں لایا جائے تو اس میں افادہ پیدا ہو جاتا ہے۔

(ج) افادۂ وقت: وقت کے تبدیل ہونے سے جو افادہ پیدا ہوتا ہے تو اسے افادۂ وقت کہا جاتا ہے جیسے کہ موسم سرما میں اونی کپڑوں کا افادہ موسم گرما کے مقابلے میں بڑھ جاتا ہے۔ اسی طرح برف اور آئسکریم کا افادہ بھی موسم گرما میں موسم سرما کے مقابلے میں زیادہ ہوتا ہے۔

3۔ قدر (Value):

قدر سے مراد کسی شئے میں پائی جانے والی وہ قوت ہے جس کی بدولت دوسری اشیاء یا شئے حاصل کی جا سکتی ہیں، بالفاظ دیگر قدر سے مراد ایک شئے کی اپنے بدلے میں دوسری اشیاء کو حاصل کرنے کی طاقت ہے جیسے کہ ایک کلوگرام گھی کے عوض دو کلوگرام آٹا آتا ہو تو ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ایک کلوگرام گھی کی قدر دو کلوگرام آٹے کے برابر ہے۔ گویا کہ قدر دو اشیاء کی اس نسبت کو ظاہر کرتی ہے جس پر ان کا آپس میں تبادلہ ہوتا ہے کسی چیز میں قدر ہونے کے لیے تین اوصاف کا ہونا ضروری ہے:

(الف) افادہ: وہ شے جس میں انسان کی کوئی نہ کوئی حاجت پوری کرنے کی صلاحیت موجود ہو افادہ کہلاتی ہے۔ جیسے کہ کتاب پڑھنے کے کام آتی ہے اور میز لکھنے کے کام آتی ہے۔

(ب) کمیابی: کسی شے کی مقدار انسانی ضروریات کے مقابلے میں کم ہو جیسے دھوپ، ہوا، پانی یا روشنی کی طرح مفت دستیاب نہ ہوتی ہو بلکہ اسے حاصل کرنے کے لیے کوئی شے یا قیمت دینا پڑے کمیابی کہلاتی ہے۔

(ج) انتقال پذیری: کسی شے میں انتقال پذیری کی صفت موجود ہو یعنی وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ جا سکتی ہو۔ ایک شخص سے دوسرے شخص کی ملکیت میں منتقل ہو سکتی ہو انتقال پذیری کہلاتی ہے۔

(د) قیمت: جب کسی شئے کی قدر کی پیائش کو زر یعنی روپے پیسے کی شکل میں ظاہر کیا جائے تو یہ اس شئے کی قیمت کہلائے گی، قیمت کسی شے کی قدر کی پیائش کا ایک بہترین ذریعہ ہے جیسے ایک کلو گھی بارہ روپے کے عوض ملتا ہو تو ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ گھی کی قیمت 12 روپے فی کلوگرام ہے یا 10 میٹر کپڑے کی قیمت 100 روپے ہو تو ایک میٹر کپڑے کی قیمت 10 روپے ہوگی۔

(س) روپیہ: پیسہ، سونا اور چاندی دولت کہلاتے ہیں، معاشیات میں دولت سے مراد ایسی تمام اشیاء ہوتی ہیں جن میں قدر پائی جائے یعنی وہ چیز اپنے بدلے میں کسی دوسری شے کو حاصل کرنے کی قوت رکھتی ہو۔ جیسے پینسل، کتاب، موٹر سائیکل، مکان، سونا، چاندی اور نقد روپیہ وغیرہ غرض کہ ہر وہ چیز دولت ہے جس میں افادہ کمیابی، انتقال پذیری جیسی خوبیاں پائی جائیں۔

4۔ قیمت (Price):

کسی شے کی قدر کو جب زر کی شکل میں ظاہر کیا جائے تو یہ قیمت کہلاتی ہے گویا قیمت کسی شے کی قدر کی پیائش کا ایک بہترین ذریعہ

ہے مثال کے طور پر اگر پانچ کلو گھی 500 روپے کے عوض اور 5 میٹر کپڑا 100 روپے دے کر حاصل کیا جا سکے تو گھی کی قیمت سو روپے فی کلو گرام اور کپڑے کی قیمت دس روپے فی میٹر ہوگی۔ قیمت ہی وہ ذریعہ ہے جس کی بدولت اشیاء کی زری صورت سامنے آتی ہے۔

جب کوئی سرمایہ دار یا صنعت کار اپنے تمام عاملین پیدائش استعمال کر کے اپنی اشیاء (پیداوار) تیار کرتا ہے تو اس کے بعد قیمتوں کے تعین کا مسئلہ درپیش ہو جاتا ہے۔ قیمتوں کے تعین میں کئی ایک عوامل کا خیال رکھنا پڑھتا ہے۔ وہ عوامل مندرجہ ذیل ہیں:

(الف) پیدا شدہ اشیاء کی متبادل اشیاء نہ ہوں۔

(ب) اگر متبادل اشیاء مارکیٹ میں موجود ہیں تو بھی نئی پیدا شدہ اشیاء کی قیمتیں کم رکھی جائیں۔

(ج) نئی اشیاء کی کوالٹی پہلے سے موجود اشیاء کی کوالٹی سے بہت مختلف ہونی چاہیے۔

(د) ان نئی تیار شدہ اشیاء میں افادیت زیادہ سے زیادہ ہونی چاہیے۔

ان تمام عوامل پر نظر رکھتے ہوئے قیمتوں کا تعین کیا جاتا ہے۔

5۔ دولت (Wealth):

عام الفاظ میں روپیہ، پیسہ، سونا، چاندی اور زمین جائیداد وغیرہ دولت کہلاتی ہے لیکن معاشیات کی اصطلاح میں دولت سے مراد ایسی تمام اشیاء ہوتی ہیں جن میں قدر پائی جائے۔ یعنی وہ چیز اپنے بدلے میں کسی دوسری شے کو حاصل کرنے کی قوت رکھتی ہو۔ جیسے پینسل، کتاب، موٹر سائیکل، مکان، سونا، چاندی اور نقد رقم وغیرہ غرض یہ کہ ہر وہ چیز دولت ہے جس میں افادہ، کیابی، انتقال پذیری جیسی خوبیاں پائی جائیں۔ دولت کی تین اقسام ہوتی ہیں:

(الف) شخصی دولت: کسی بھی شخص یا ادارے کے قبضے میں ہونے والی دولت جیسے زمین، سونا، چاندی، روپیہ، پیسہ، مکان وغیرہ شخصی دولت ہیں۔ نیز کسی ادارے کی کاروباری صلاحیت یا کسی شخص کے ذاتی اوصاف جن کی مدد سے وہ دولت کماتا ہے انفرادی یا شخصی دولت کہلاتے ہیں جیسے وکیل کا تجربہ، ڈاکٹر کی صلاحیت، انجینئر کی قابلیت وغیرہ۔

(ب) مشترکہ ملکیت: اس سے مراد وہ اشیاء اور ذرائع ہیں جو پوری قوم کی مشترکہ ملکیت میں ہوں جیسے سرکاری عمارتیں، ریلیں، سڑکیں، نہریں، کانیں، ڈیم وغیرہ ان چیزوں سے پوری قوم عمومی طور پر فائدہ اٹھاتی ہے۔

(ج) عالمی دولت: اس سے مراد وہ تمام وسائل ہیں جو ساری دنیا کے استعمال میں آتے ہیں اور ساری قومیں ان سے فائدہ اٹھاتی ہیں۔ جیسے سمندر جن میں بحری جہاز چلائے جاتے ہیں اور مچھلیاں پکڑی جاتی ہیں فضائیں جن میں ہوائی جہاز اڑائے جاتے ہیں۔



درسی کتاب کی مشق

سوال نمبر1 معاشی مسئلہ کیونکر پیدا ہوتا ہے؟

جواب دیکھیے بیانیہ جوابات سوال نمبر3

سوال نمبر2 معاشیات کا نفس مضمون بیان کیجیے اور بتایئے کہ معاشی مسئلہ کس طرح حل کیا جاسکتا ہے؟

جواب دیکھیے بیانیہ جوابات سوال نمبر2

سوال نمبر3 مارشل نے معاشیات کی جو تعریف بیان کی ہے اسے وضاحت سے لکھیے۔

جواب دیکھیے بیانیہ جوابات سوال نمبر1

سوال نمبر4 رابنز کے مطابق معاشی مسئلہ کا حل ایک خصوصی طرز عمل ہوتا ہے۔ کیا آپ اس سے اتفاق کرتے ہیں؟ ثابت کیجیے۔

جواب دیکھیے بیانیہ جوابات سوال نمبر4

سوال نمبر5 درج ذیل پر نوٹ لکھیے۔

(الف) اشیاء اور خدمات (ب) افادہ (ج) قدر

(د) قیمت (ح) دولت

جواب (الف) دیکھیے بیانیہ جوابات سوال نمبر1،5

(ب) دیکھیے بیانیہ جوابات سوال نمبر5، 2

(ج) دیکھیے بیانیہ جوابات سوال نمبر5، 3

(د) دیکھیے بیانیہ جوابات سوال نمبر5، 4

(ح) دیکھیے بیانیہ جوابات سوال نمبر5، 5